

232694 - رمضان میں بغیر عذر کے روزے چھوڑنے والے کا حکم

سوال

روزے نہ رکھنے والے بالغ شخص کا کیا حکم ہے؟ اور دنیا میں اس کی کیا سزا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا رکن ہے، چنانچہ کسی بھی بالغ، عاقل اور مکلف مسلمان کیلئے رمضان کے روزے بغیر عذر کے چھوڑنا جائز نہیں ہے، روزہ چھوڑنے کا عذر سفر، بیماری اور دیگر شرعی وجوہات پر مشتمل ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص صرف ایک دن کا روزہ بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑ دے تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا، اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ٹھہرایا، اس پر اس گناہ سے سچی توبہ کرنا لازمی ہے، نیز اکثر اہل علم کے ہاں چھوڑے ہوئے روزے کی قضا بھی ضروری ہے، کچھ اہل علم نے اس موقف پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔

مزید تفصیلات کیلئے سوال نمبر: (234125) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اور جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر روزہ اس لیے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ روزے کی فرضیت کو ہی نہیں مانتا تو اسے اپنے موقف سے توبہ کا موقع دیا جائے گا، توبہ کر لے تو اچھا ہے وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

کھلے عام روزہ خوری کرنے والے کو حکمران کی جانب سے تعزیری سزا دی جائے گی، اس کی سزا اتنی سخت ہونی چاہیے کہ مجرم کو توبہ نصیحت ہو ہی ساتھ میں دوسروں کو بھی سبق ملے۔

اس بارے میں اہل علم کے درج ذیل اقوال ہیں:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کوئی شخص رمضان میں روزے نہ رکھے اور اسے اپنے لیے حلال سمجھے حالانکہ اسے اس کی حرمت کا علم بھی ہو تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔"

اور اگر وہ فاسق شخص ہے: تو اسے رمضان میں روزہ نہ رکھنے پر سزا دی جائے گا اور سزا کا تعین حکمران کی

صوابدید پر ہوگا۔

اور اگر اسے روزوں کی فرضیت کا علم ہی نہیں ہے تو پھر اسے سمجھایا جائے گا" انتہی
"الفتاویٰ الکبریٰ" (2/ 473)

اسی طرح ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"140- 141 واں کبیرہ گناہ: رمضان میں روزے نہ رکھنا، یا رمضان میں جماع وغیرہ سے روزہ توڑ دینا حالانکہ سفر یا بیماری کی صورت میں کوئی عذر بھی نہ ہو" انتہی
"الزواجر" (1/ 323)

دائمى فتوى كميٹی كے علمائے كرام کہتے ہیں:

"بغير كسى شرعى عذر كے مكلف شخص كى جانب سے رمضان میں روزہ چھوڑنا كبیرہ گناہ ہے" انتہی
"فتاوى اللجنة الدائمة" (10/ 357)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رمضان كا ايك روزہ بھی بغير كسى شرعى عذر كے چھوڑنے والا بہت بڑے گناہ كا مرتكب ہوتا ہے، چونكہ اللہ تعالى سے توبہ كرنے والے كى توبہ قبول ہوتی ہے اس لیے اسے سچے دل كے ساتھ توبہ كرنی چاہیے، اپنے كيے پر پشیمان ہو اور آئندہ ایسا نہ كرنے كا عزم كریے، اللہ تعالى سے كثرت كے ساتھ بخشش مانگے، اور جس دن كا روزہ اس نے چھوڑا ہے اس كى جلد از جلد قضا دے" انتہی

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے رمضان میں بغير كسى عذر كے روزہ چھوڑنے كے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:
"بغير عذر كے رمضان كا روزہ چھوڑنا كبیرہ ترين گناہ ہے، اس عمل كى وجہ سے انسان فاسق ہو جاتا ہے، اس پر اللہ تعالى سے توبہ كرنا ضرورى ہے، اور اس دن كى جلد از جلد قضا بھی دے" انتہی
"مجموع فتاوى ورسائل ابن عثيمين" (19/ 89)

امام نسائى رحمہ اللہ نے اپنى كتاب "سنن النسائى الكبرى" میں حدیث: (3273) نقل كى ہے جسے ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (میں سويا ہوا تھا كہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے مجھے میرے بازو سے پكڑ لیا)۔۔۔ لمبى حدیث ذكر كى، اس میں یہ بھی ہے كہ: (وہ مجھے ايك ایسى قوم كے پاس لے گئے جنہیں ان كى ایڑھیوں كے بل لٹكایا گیا تھا، ان كى بانچھیں چیر دی گئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا: یہ كون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: "یہ افطاری كا وقت ہونے سے پہلے روزہ افطار كرنے والے لوگ ہیں")

اسے البانی رحمہ اللہ نے "سلسلہ صحیحہ" (3951) میں صحیح کہا ہے، اس کے بعد کہتے ہیں:
 "یہ ایسے شخص کی سزا ہے جس نے روزہ تو رکھا لیکن اسے وقت سے پہلے ہی کھول لیا، تو اس شخص کا حال
 کیا ہو گا جس نے بالکل روزہ رکھا ہی نہیں ہے! ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی اور عافیت کا سوال
 کرتے ہیں" انتہی

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (38747) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.